وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُقْرَءَ الْقُرْاٰنُ كَمَا أُنْزِلَ

بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ قرآن پاک اسطرح پڑھا جائے جیسے وہ نازل کیا گیا ہے

اصول التجوید

اوّل

مُرتّب

مولانا قاری جمشید علی صاحب استاذ تجوید وقرأت

دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ رشیدیہ دیوبند (یو، پی)

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امّابعد! قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنا مطلوب شرعی ہے، امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَالۡاَخۡذُ بِالتَّجۡوِیۡدِ حَتۡمٌ لَازِمٌ، مَنۡ لَّمۡ یُجَوِّدِ الۡقُرۡاٰنَ اٰثِمٌ۔ یعنی قرآن پاک کو تجوید کے موافق پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ جو شخص قرآن پاک کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گنہ گار ہے ـــ لیکن موجودہ زمانے میں اس سے جس قدر بے اعتنائی اور عام طور پر غفلت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ ضرورت ہے کہ اس کی جانب پوری توجہ کی جائے۔ ادھر یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے حصول کیلئے زیادہ سے زیادہ آسانی ہو۔ اسی کو مدِنظر رکھتے ہوئے احقر نے تجوید کے ضروری مسائل کو حضرت استاذ مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ القراء دارالعلوم دیوبند کے جامع اور مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طالبینِ تجوید کے لئے نافع بنائے۔ اور حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو انوار سے پُر فرمائے۔ نیز قبلہ والد محترم قاری حکیم عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم کو بھی جن کے سایۂ عاطفت میں احقر کو قرآن پاک حفظ کرنے کے ساتھ تجوید کا ذوق پیدا ہوا۔ باری تعالیٰ دارین میں ترقیٔ درجات سے نوازے اور اس حقیر کوشش کو قبول فرما کر کمترین اور اس کے والدین کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے

آمین

جمشید علی قاسمی عفا اللہ عنہ

۱۹ رصفر ۱۴۰۲ھ

استاذی المحترم حضرت مولانا قاری مقری محمد عبد اللہ سلیم صاحب سابق شیخ القراء دار العلوم دیوبند کا ۔ ارشادِ گرامی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ علوم دینیہ مقصودہ میں جو شرف وفضیلت اور اہمیت علم تجوید کی ہے وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اکثر اہل علم ہی اس فن شریف کے سیکھنے سکھانے میں غفلت و بے توجہی کرتے ہیں، مدارسِ عربیہ میں بھی اس کو عموماً وہ مرتبہ نہیں دیا جاتا جو اس کا حق ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ قرآن پاک کو یا تو شروع سے ہی تجوید کی رعایت سے پڑھایا جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بقیہ علوم شروع کرنے سے پہلے اس کو نہایت اہمیت اور توجہ کے ساتھ طالب علم کو سکھلانا چاہئے اس مقصد کیلئے کتابیں تو بہت لکھی گئیں لیکن حشو و زوائد سے محفوظ نہایت ضروری قواعد مختصر الفاظ میں لکھے گئے ہوں ایسی کتابیں کم ہی ہیں ۔ برادرم مولانا قاری حافظ جمشید علی صاحب استاذ مدرسہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور جو حضرت استاذ المحترم قاری مقری حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مستفیدین اور احقر سے تعلقِ خاطر رکھنے والوں میں کافی ممتاز ہیں۔ ان کا یہ رسالہ اصولِ تجوید جس کو میں نے از اوّل تا آخر پڑھا۔ میرے نزدیک نہایت مفید اور جامع رسالہ ہے ۔ دراصل اس میں خصوصیت کے ساتھ ضروری قواعد کو حضرت استاذ کے جامع اور مختصر الفاظ میں جمع کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ رسالہ مفید بھی ہے اور مبارک بھی، امید ہے کہ اہل شوق اس کی قدر فرمائیں گے ۔ اور اس رسالہ کا فائدہ زیادہ سے زیادہ عام ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو بہترین جزا دے، اور ہم سب کو قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے ۔ آمین

محمد عبد اللہ سلیم دار العلوم دیوبند ۔ ۲۱ صفر ۱۴۰۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُقَدَّمۂ علمِ تجوید

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَنۡزَلَ الۡقُرۡاٰنَ بِالتَّرۡتِیۡلِ کَمَا قَالَ وَرَتَّلۡنٰہُ تَرۡتِیۡلًا۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ اُمِرَ بِالتَّرۡتِیۡلِ فِیۡ قَوۡلِہٖ تَعَالٰی وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ اَمَّا بَعۡدُ۔

تجوید کے معنٰی عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔

تجوید کی تعریف ہر حرف کو اپنے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

تجوید کا موضوع قرآن کے حروف ہجی (الف، با، تا، ثا وغیرہ

تجوید کی غرض قرآن پاک کو صحیح پڑھنا۔

تجوید کا فائدہ دونوں جہان میں نیک بختی حاصل کرنا۔

تجوید کا حکم اتنا علمِ تجوید سیکھنا جس سے قرآنِ پاک صحیح پڑھ سکے۔ فرضِ عین ہے اور پورے علم تجوید کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے۔

تجوید کا مرتبہ تمام علوم سے افضل۔

فائدہ

تجوید میں ہمارے امام عاصمؒ ہیں۔ امام عاصمؒ کے دو شاگرد ہیں۔ حفصؒ، شعبہؒ۔ ہم امام حفصؒ کی روایت پڑھتے ہیں

اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا بیان

قرآن پاک شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ضروری[1] ہے اور بسم اللہ کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سورت سے پڑھنا شروع کرے یا پڑھتے پڑھتے کوئی سورت بیچ میں شروع ہوگئی تو دونوں صورتوں میں سورۂ برأت کے علاوہ بسم اللہ پڑھنی چاہئے[2]۔

اور اگر کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کیا خواہ سورۂ برأت ہی کے درمیان سے ہو تو بسم اللہ کے پڑھنے اور نہ پڑھنے کے بارے میں اختیار ہے۔ لیکن پڑھ لینا بہتر ہے۔

دانتوں کے نام

چونکہ بعض مخارج کا تعلق دانتوں سے ہے۔ اسلئے پہلے دانتوں کے ناموں کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ مخارج کے سمجھنے میں سہولت ہو۔

انسان کے منہ میں کل بتیس ۳۲ دانت ہوتے ہیں۔ سولہ ۱۶ اوپر سولہ ۱۶ نیچے۔ سامنے کے جوڑے سے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ دو ۲ اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سُفلے کہتے ہیں۔ پھر ثنایا کے برابر میں چار دانت اور ہیں دائیں، بائیں، اوپر، نیچے ایک ایک، ان کو رَباعیات کہتے ہیں۔ پھر ان رَباعیات سے ملے ہوئے چار نوکدار دانت اور ہیں۔ دائیں، بائیں، اوپر، نیچے ایک ایک

---

[1] قاریوں کے یہاں ضروری ہے شرعاً ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔ [2] بعض عالموں نے کہا ہے کہ پہلی صورت میں یعنی اگر قرآن پاک سورۂ برأۃ سے پڑھنا شروع کرے تو برکت حاصل کرنے کیلئے بسم اللہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

ان کو انیاب کہتے ہیں، اسی طرح انیاب کے برابر میں چار دانت اور ہیں۔ دائیں بائیں، اوپر، نیچے ایک ایک۔ ان کو ضواحک کہتے ہیں۔ پھر ان ضواحک کے برابر میں بارہ دانت اور ہیں۔ دائیں، بائیں، اوپر، نیچے تین تین۔ ان کو طواحن کہتے ہیں۔ پھر ان طواحن کے برابر میں بالکل اخیر میں چار دانت اور ہیں۔ دائیں بائیں، اوپر، نیچے ایک ایک۔ ان کو نواجذ کہتے ہیں۔

ضواحک، طواحن، نواجذ کو عربی میں اضراس اور اردو میں ڈاڑھیں کہتے ہیں۔

مخارج کا بیان

مخارج، مخرج کی جمع ہے۔ مخرج کے معنیٰ ہیں نکلنے کی جگہ۔

اصطلاح میں جس جگہ سے کوئی حرف نکلتا ہے اس کو مخرج کہتے ہیں۔ کل حروف انتیس ہیں اور انتیس حروف کیلئے صحیح قول کے موافق سترہ مخرج ہیں۔

الف کا مخرج	جوفِ دہن یعنی منہ کا خلا
ب ״ ״	دونوں ہونٹوں کی تری کا حصّہ
ت ״ ״	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ
ث ״ ״	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ
ج ״ ״	زبان کا بیچ اور اس کے مقابل اُوپر کا تالو
ح ״ ״	وسطِ حلق یعنی حلق کا درمیانی حِصّہ
خ ״ ״	ادنائے حلق یعنی حلق کا منہ کی طرف والا حصّہ
د ״ ״	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ
ذ ״ ״	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ
ر ״ ״	زبان کا کنارہ اور کچھ زبان کی پشت جب کہ ملے ثنایا علیا

اور رَباعی کے مسوڑھوں سے۔

ز، س کا مخرج		زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارہ اور کچھ اتصال ثنایا علیا سے
ش	"	زبان کا بیچ اور اسکے مقابل اُوپر کا تالو۔
ص	"	زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ کا کنارہ اور کچھ اتصال ثنایا علیا سے
ض	"	زبان کی کروٹ اور اوپر کے ڈاڑھوں کی جڑ۔
ط	"	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔
ظ	"	زبان کی نوک اور ثنایا علیاء کا کنارہ۔
ع	"	وَسطِ حلق یعنی حلق کا درمیانی حِصّہ۔
غ	"	ادنائے حلق یعنی حلق کا منہ کی طرف والا حِصّہ۔
ف	"	ثنایا علیاء کا کنارہ اور نیچے کے ہونٹ کا تری والا حِصّہ۔
ق	"	زبان کی جڑ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔
ک	"	زبان کی جڑ سے کچھ اوپر کا حصّہ اور اسکے مقابل اوپر کا تالو۔
ل	"	زبان کا کنارہ ایک ضاحک سے لیکر دوسرے ضاحک تک اور اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔
م	"	دونوں ہونٹوں کی خشکی کا حصّہ۔
ن	"	زبان کا کنارہ ایک ناب سے لیکر دوسرے ناب تک اور اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے
واؤ متحرک ولین	"	دونوں ہونٹ جب کہ پُورے نہ ملیں۔
واؤ مدہ	"	جوفِ دہن یعنی مُنہ کا خلا۔
ہ۔ ء ——	"	اقصائے حلق یعنی حلق کا آخری سینہ کی طرف والا حِصّہ
ی متحرک ولین	"	زبان کا بیچ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔

ی مدّہ " جوف دہن یعنی منہ کا خلا۔

اصطلاحات

واؤ متحرک، وہ واو ہے جس پر زبر، زیر، پیش ہو جیسے وَالنَّاسِ کا واوَ۔
واؤ لین، وہ واؤ ہے جو ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے خَوْفٍ کا واوٗ
واؤ مدّہ، وہ واؤ ہے جو ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے جُوْعٍ کا واوٗ
ی متحرک، وہ یاء ہے جس پر زبر، زیر، پیش ہو جیسے یُوَسْوِسُ کی یاء۔
ی لین، وہ یاء ہے جو ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے صَیْفِ کی یاء
ی مدّہ، وہ یاء ہے جو ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ کی یاء

الف اور ہمزہ میں فرق :۔

(۱) الف ہمیشہ ساکن اور بے جھٹکے ادا ہوتا ہے۔ ہمزہ پر کبھی زبر، زیر، پیش ہوتا ہے اور کبھی ساکن ہوتا ہے اور جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔

(۲) الف سے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے، ہمزہ سے پہلے زبر، زیر، پیش تینوں حرکتیں آتی ہیں۔

(۳) الف شروع میں نہیں آتا، صرف درمیان اور آخر میں آتا ہے۔ ہمزہ شروع درمیان۔ آخر۔ تینوں جگہ آتا ہے۔

(۴) الف ساکن ہوتا ہے مگر اس پر جزم لکھا ہوا نہیں ہوتا جیسے اور حروف ہیں کہ جب تک ان کے اوپر جزم نہ لکھا جائے ساکن نہیں کہلاتے، اگر الف کے اوپر جزم لکھا جائے تو وہ الف نہیں رہتا پھر وہ ہمزہ کہلاتا ہے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

کسی حرف کا مخرج معلوم کرنے کے دو۲ طریقے ہیں

(۱) جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اس کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لے آؤ اور پھر ادا کرو جس جگہ آواز رُک جائے وہی جگہ اس حرف کا مخرج ہے۔ مثلاً جیم کا مخرج معلوم کرنا ہے تو اس کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لے آؤ اور کہو اَجْ ، تو جیم کا مخرج معلوم ہو گیا۔ زبان کا بیچ اور اوپر کا تالو، یہی مشہور طریقہ ہے۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہے اس کو فتحہ دیکر اس کے آخر میں ہائے ساکن زیادہ کر دو اور پھر ادا کرو۔ جہاں سے آواز شروع ہو رہی ہو۔ وہی جگہ اس حرف کا مخرج ہے۔ مثلاً جیم کا مخرج معلوم کرنا ہے تو جیم کو فتحہ دیکر اس کے آخر میں ہائے ساکن زیادہ کر کے ادا کرو۔ جَہْ تو جیم کا مخرج معلوم ہو گیا۔ زبان کا بیچ اور اوپر کا تالو۔

پُر اور باریک حرفوں کا بیان

حروفِ مستعلیہ سات ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔ یہ ہمیشہ ہر حال میں پُر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی حروفِ مستفلہ ہیں۔ یہ ہمیشہ ہر حال میں باریک ہوتے ہیں لیکن حروفِ مستفلہ میں سے تین حروف الف، اللہ کا لام اور راء کبھی پُر ہوتے ہیں اور کبھی باریک۔

الف کا قاعدہ:۔ یہ ہے کہ اگر الف سے پہلے پُر حرف ہو گا تو پُر جیسے

قَالَ اور اگر اس سے پہلے باریک حرف ہوگا تو باریک جیسے زَالَ۔

اللہ کے لام کا قاعدہ:۔ یہ ہے کہ اگر اللہ کے لام سے پہلے زبر، پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک جیسے هُوَ اللّٰهُ، رَسُوْلُ اللّٰهِ، بِاللّٰهِ[1]

را، کی تین حالتیں ہیں

را، متحرک، را، ساکن ماقبل متحرک، را، ساکن ساکن ماقبل متحرک۔

(۱) را، متحرک وہ را، ہے جس پر زبر، زیر، پیش ہو۔

(۲) را، ساکن ماقبل متحرک وہ را، ہے جو ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر، زیر، پیش ہو۔

(۳) را، ساکن ساکن ماقبل متحرک، وہ را، ہے جو ساکن ہو، اور اس سے پہلا حرف بھی ساکن ہو۔ اور اس سے پہلے زبر، زیر، پیش ہو۔

را، متحرک کا قاعدہ:۔ را، متحرک پر اگر زبر، پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک جیسے۔ رَبُّكَ، رُبَمَا، رِجَال۔

را، ساکن ماقبل متحرک کا قاعدہ:۔ را، ساکن سے پہلے اگر زبر، پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک جیسے۔ يَرْجِعُوْنَ، يُرْجَعُوْنَ، فِرْعَوْنَ لیکن را، ساکن سے پہلے زیر ہو۔ اس کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) را، ساکن سے پہلے زیر اصلی ہو تو را، باریک ہوگی جیسے فِرْعَوْنَ، اگر زیر عارضی ہوگا تو را، باریک نہ ہوگی بلکہ پُر ہوگی، جیسے اِرْجِعُوْا، اِرْجِعِىْ، اِرْجِعْ اِرْكَبْ، اِرْكَبُوْا،

---

[1] اَللّٰهُمَّ میں بھی اللہ ہی کا لام ہے۔ اس کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ اللہ کے لام کے علاوہ تمام لام باریک ہوتے ہیں۔ [2] زیر اصلی وہ ہے جو ہر حال میں باقی رہے۔ ۱۲ منہ

(۲) رار ساکن سے پہلے زیر اسی لفظ میں ہو تو رار باریک ہوگی جیسے فِرْعَوْنَ اگر زیر دوسرے لفظ میں ہوگا تو رار باریک نہ ہوگی بلکہ پُر ہوگی جیسے رَبِّ ارْحَمْهُمَا رَبِّ ارْجِعُوْنَ، اَمِ ارْتَابُوْا، اِنِ ارْتَبْتُمْ، مَنِ ارْتَضٰی، لِمَنِ ارْتَضٰی، الَّذِی ارْتَضٰی۔

(۳) رار ساکن کے بعد اُسی لفظ میں[1] حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو رار باریک ہوگی جیسے فِرْعَوْنَ۔ اگر اسی لفظ میں حروفِ مستعلیہ میں سے، کوئی حرف ہوگا تو رار باریک نہ ہوگی بلکہ پُر ہوگی۔ جیسے اِرْصَاد، مِرْصَاد، لَبِالْمِرْصَاد قِرْطَاس، فِرْقَة[2]۔ قرآن پاک میں اس قاعدے کے یہی پانچ لفظ ہیں۔ اور فِرْقٍ میں خلف ہے یعنی پُر اور باریک دونوں پڑھنا جائز ہے۔

رار ساکن ماقبل متحرک کا قاعدہ:۔ رار ساکن ماقبل متحرک یہ حالتِ وقف میں ہوتی ہے، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر رار ساکن سے پہلے یار کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہے تو اس ساکن حرف سے پہلے اگر زبر، پیش ہوگا تو رار پُر ہوگی اور اگر زیر ہوگا تو باریک ہوگی۔ جیسے۔ وَالْفَجْرِ، وَالْعَصْرِ عُسْر، یُسْر، نَار، نُور۔ ذِکْر، فِکْر، حِجْر

اور اگر رار ساکن سے پہلے یار ساکن ہے تو رار ہر حال میں باریک ہوگی جیسے خَبِیْر، بَصِیْر، قَدِیْر، خَیْر۔ ضَیْر۔ اور پیش کی مثال قرآن پاک میں[2] نہیں ہے۔

رار مُمالہ:۔ یعنی وہ رار جس میں اَمالہ[3] کیا گیا ہو باریک ہوگی، اور یہ قرآن پاک

---

[1] اَنْذِرْ قَوْمَكَ، فَاصْبِرْ صَبْرًا، اور وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ میں رار باریک ہوگی۔ کیونکہ ان میں حرف مستعلیہ دوسرے لفظ میں ہے، قرآن پاک میں ایسی تین ہی مثالیں ہیں۔ [2] یعنی ایسی کوئی مثال قرآن پاک میں نہیں ہے کہ رار ساکن سے پہلے یار ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو [3] اماله کہتے ہیں زبر کا زیر کی طرف، الف کا یار کی طرف جھکانا۔

میں امام حفصؒ کی روایت میں صرف ایک جگہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا
رائے مشدد متحرک :- پر اگر زبر، پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک جیسے سِرًّا
سِرٌّ، دُرِّیٌّ۔
رائے مشدد ساکن، سے پہلے اگر زبر، پیش ہوگا تو پُر۔ زیر ہوگا تو باریک جیسے
مُسْتَقَرٌّ۔ لَا یَضُرُّ، مُسْتَمِرٌّ۔
رائے مرامہ، یعنی وہ راء جس پر وقف بالروم[1] کیا جائے، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ
اس پر اگر پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک جیسے قَدِیْرٌ، وَالْفَجْرِ۔

نون ساکن اور تنوین کا بیان

نون ساکن اور تنوین میں فرق یہ ہے کہ۔
(۱) نون ساکن کلمہ کے درمیان میں بھی آتا ہے اور آخر میں بھی اور تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتی ہے (۲) نون ساکن وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے اور تنوین صرف وصل میں پڑھی جاتی ہے، وقف میں نہیں۔
تنوین :- دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں، نون ساکن اور تنوین میں ادائیگی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے۔
نون ساکن اور تنوین کے چار حال ہیں، اظہار، ادغام، قلب، اخفاء۔
اظہار کی تعریف :- نون ساکن اور تنوین کو اپنے مخرج سے بغیر غنّہ کے نکالنا۔
اظہار کا قاعدہ :- نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئیگا تو اظہار ہوگا، اور اسکو اظہارِ حلقی کہتے ہیں جیسے اَنْعَمْتَ، سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ، عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

---

[1] وقف بالروم کلمہ کے آخری حرف کو ساکن نہ کرنا بلکہ اس کی حرکت کا ایک تہائی حصّہ ادا کرنا۔

حروف حلقی چھ ہیں:۔ ء، ہ، ع، ح، غ، خ۔

ادغام کی تعریف:۔ ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدّد پڑھنا۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں، ادغام تام، ادغام ناقص

ادغامِ تام:۔ وہ ہے جسمیں پہلا حرف دوسرے حرف سے بالکل بدل جائے۔

ادغامِ ناقص:۔ وہ ہے جس میں پہلا حرف دوسرے حرف سے بالکل نہ بدلے بلکہ پہلے حرف کی بھی کوئی صفت باقی رہے۔

ادغام کا قاعدہ:۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروفِ یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے گا تو ادغام ہوگا، ل، ر میں ادغام تام جیسے مِنْ رَّبِّ، مِنْ لَّدُنْهُ، وَیْلٌ لِّکُلِّ، فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃ۔

اور یُوْمِنُ میں ادغام ناقص جیسے مَنْ یَّعْمَلْ، مِنْ وَّرَآءِ، مِنْ مَّنْ، مِنْ نَّبِیٍّ، خَیْرًا یَّرَہٗ، خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی، خَیْرًا مِّنْهَا، یَوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ۔

لیکن چار کلمے ایسے ہیں کہ ان میں ادغام کے قاعدہ کے موافق ادغام ہونا چاہیئے۔ وہ چار کلمے یہ ہیں، دُنْیَا، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ ان کو دُنَّیَا، قِوَّانٌ، صِوَّانٌ، بُنَّیَانٌ پڑھنا چاہیئے۔ مگر ان میں اظہار ہوتا ہے۔ ادغام نہیں ہوتا۔ کیونکہ ادغام کیلئے شرط یہ ہے کہ نون ساکن ــــ ایک کلمہ کے آخر میں ہو اور حروفِ یَرْمَلُوْن دوسرے کلمہ کے شروع میں اور ان چار کلموں میں نون ساکن ــــ اور حروفِ یَرْمَلُوْن ایک ہی کلمہ میں ہیں اسلئے اظہار ہوگا۔ اور اس اظہار کو اظہارِ مطلق کہتے ہیں۔

قلب کی تعریف:۔ نون ساکن اور تنوین کو میم ساکن سے بدل کر غنہ کرنا۔

قلب کا قاعدہ:۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر باء آوے گا تو قلب ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے مِنْۢ بَعْدُ،

صُمٌّ بُکْمٌ۔

اخفاء کی تعریف:۔ نون ساکن اور تنوین کی آواز کو خیشوم میں لیجا کر اس طرح ادا کرنا کہ نہ ادغام بالغنہ کی آواز ہو اور نہ اظہار کی بلکہ ان دونوں کے درمیان کی حالت ہو۔

اخفاء کا قاعدہ:۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلقی، یرملون اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے گا تو اخفاء ہوگا۔ جیسے اِنْ کُنْتُمْ، قَوْمًا ظَلَمُوْا۔ اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ اخفاء حقیقی کے ادا کرنے وقت ناک میں آواز اس طرح جاتی ہے جس طرح سینگ، اونٹ، جونک، بانس وغیرہ میں جاتی ہے۔

میم ساکن کا بیان

میم ساکن کے تین حال ہیں۔ ادغام، اخفاء، اظہار۔

ادغام۔ میم ساکن کے بعد اگر دوسرا میم آئے گا تو ادغام ہوگا جیسے اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ اَمْ مَّنْ۔ اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں۔

اخفاء کی تعریف:۔ میم کو ادا کرنے کے وقت ہونٹوں کی خشکی کے حصّہ کو نرمی کے ساتھ ملا کر غنّہ کی صفت کو ایک الف کے بقدر بڑھا کر خیشوم سے ادا کرنا۔

اخفاء۔ میم ساکن کے بعد اگر ب آویگا تو اخفاء ہوگا جیسے یَعْتَصِمْ بِاللّٰہِ، اَمْ بِہٖ اس میں اظہار[1] بھی جائز ہے مگر اخفاء بہتر ہے اور اس اخفاء کو اخفاء شفوی[2] کہتے ہیں۔

---

[1] مگر شرط یہ ہے کہ میم اصلی ہو، نون ساکن اور تنوین سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے مِنْۢ بَعْدُ اور صُمٌّۢ بُکْمٌ میں چھوٹا سا میم نون ساکن اور تنوین سے بدلا ہوا ہے۔ [2] شفہ ہونٹ کو کہتے ہیں کیونکہ اس اخفاء کے ادا کرتے وقت ہونٹ مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس اخفاء کو اخفاءِ شفوی کہتے ہیں۔ اسی طرح اظہارِ شفوی کو سمجھ لو۔

اظہار: میم ساکن کے بعد اگر میم اور ب کے علاوہ کوئی اور حرف آئے گا تو اظہار ہوگا جیسے عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ، اَلَمْ تَرَ۔ اس اظہار کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔

غنّہ اور حرفِ غنّہ کا بیان

غنّہ کی تعریف: غنّہ ایک اچھی سنائی دینے والی گنگنی آواز ہے جو ناک کے بانسہ سے نکلتی ہے۔

حرفِ غنّہ کی تعریف: ایک الف کے برابر ناک میں آواز لیجانے کو حرفِ غنّہ کہتے ہیں۔ اور نون مشدّد اور میم مشدّد کا نام بھی حرفِ غنّہ ہے۔

امام حفصؒ کی روایت میں حرفِ غنّہ چھ جگہ ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) نون مشدّد اور میم مشدّد میں جیسے اَنَّ، عَمَّ۔

(۲) ادغام مثلین میں جیسے اَمْ مَّنْ۔

(۳) اخفاءِ شفوی میں جیسے اَمْ بِهٖ

(۴) ادغام ناقص میں جیسے مَنْ یَّعْمَلْ، خَیْرًا یَّرَهٗ

(۵) قلب میں جیسے مِنْۢ بَعْدُ، صُمٌّۢ بُكْمٌ

(۶) اخفاء حقیقی میں جیسے اِنْ كُنْتُمْ، قَوْمًا ظَلَمُوْا۔ غنّہ کی مقدار ایک الف ہے۔

غنّہ اور حرفِ غنّہ میں فرق

غنّہ: نون اور میم کی صفت لازمہ ہے جو نون اور میم میں ہر حال میں پائی جاتی ہے چاہے نون اور میم متحرک ہوں یا ساکن مُظْهَرَہ[1]

حرفِ غنّہ: وہ ہے جو اوپر بیان کی ہوئی چھ حالتوں میں ایک الف کی مقدار پیدا ہوتا ہے

[1] ساکن مظہرہ یعنی نون اور میم ساکن ہوں اور ان میں اظہار کیا جائے۔ ۱۲

مدّ کا بیان

مدّ کے معنیٰ لغت میں کھینچنا، لمبا کرنا۔

اصطلاحی معنیٰ۔ حرفِ مدّ یا حرفِ لین میں آواز کو کھینچنا۔

حروفِ مدّہ تین ہیں (۱) الف، یہ ہمیشہ مدّہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے۔
(۲) واؤ ساکن جب کہ اس سے پہلے پیش ہو۔ جیسے، جُوۡعٍ، کا واو۔
(۳) یاء ساکن جب کہ اس سے پہلے زیر ہو۔ جیسے نَسۡتَعِیۡنُ کی یاء
کھڑا زبر الف کے، کھڑا زیر یاء مدّہ کے، الٹا پیش واؤ مدہ کے قائم مقام ہوتا ہے

مدّ کی دو قسمیں ہیں۔ مدّ اصلی، مدّ فرعی

مدّ اصلی، وہ مد ہے جسمیں حرفِ مد کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہو جیسے نُوۡحِیۡهَا۔

مدّ فرعی، وہ مد ہے جسمیں حرفِ مد کے بعد ہمزہ یا سکون ہو

مدّ فرعی کی چار قسمیں ہیں، مدّ متصل، مدّ منفصل، مدّ عارض وقفی، مدّ لازم

مدّ متصل:۔ وہ مد ہے جسمیں حرفِ مد کے بعد ہمزہ اسی لفظ میں ہو جیسے جَآءَ، جِیۡٓئَ، سُوۡٓءَ

مدّ منفصل:۔ وہ مد ہے جسمیں حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے لفظ میں ہو جیسے۔ مَآ اُنۡزِلَ[۱]

مدّ عارض وقفی، وہ مد ہے جسمیں حرفِ مد کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو جیسے
یَعۡلَمُوۡنَ، نَسۡتَعِیۡنُ، تُکَذِّبٰنِ[۲]۔

مدّ لازم، وہ مد ہے جسمیں حرفِ مد کے بعد سکونِ اصلی ہو۔

سکونِ اصلی وہ سکون ہے جو وصل اور وقف دونوں حالتوں میں باقی رہے۔

---

[۱] یہ مد صرف اس وقت ہوتا ہے جب کہ دونوں کلموں کو ملا کر پڑھیں۔ اگر پہلے کلمہ پر وقف کر دیا گیا تو پھر مدّ منفصل نہیں رہے گا بلکہ مد اصلی ہو جائے گا۔ ۱۲

[۲] مدّ کی ایک قسم مدّ متصل وقفی ہے۔ مدّ متصل وقفی وہ مد ہے جس میں ایسے مدّ متصل پر وقف کیا گیا ہو جس کے ہمزہ پر دو زبر نہ ہوں جیسے یَشَآءُ، قُرُوۡٓءٍ، نَسِیۡٓءُ اس میں صرف طول توسط جائز ہے قصر جائز نہیں ۱۲۔ فائدہ۔ مد اصلی کو مدّ طبعی، مدّ ذاتی اور مدّ متصل کو مدّ واجب بھی کہتے ہیں۔ ۱۲

مدّلازم کی چار قسمیں ہیں، مدّلازم کلمی مثقل، مدّلازم کلمی مخفف۔
مدّلازم حرفی مثقل، مدّلازم حرفی مخفف۔

مدّلازم کلمی مثقل، وہ مدّ ہے کہ کلمہ میں حرف مد کے بعد تشدید ہو جیسے ضَآلِّیْنَ، اَتُحَآجُّوْنِّیْ اور یا، مدّہ کی مثال قرآن پاک میں نہیں[1] ہے۔

مدّلازم کلمی مخفف، وہ مد ہے کہ کلمہ میں حرف مد کے بعد سکونِ اصلی ہو جیسے آٰلْئٰنَ میں آلْ، مدّلازم کلمی مخفف کی حفصؒ کی روایت میں صرف یہی ایک مثال ہے جو سورۂ یونس میں دو جگہ آئی ہے

مدلازم حرفی مثقل:۔ وہ مد ہے کہ حروفِ مقطعات میں حرف مد کے بعد تشدید ہو، جیسے الٓمّٓ میں لام، الٓمّٓرٰ میں لام الٓمّٓصٓ میں لام طٰسٓمّٓ میں سین۔
مدلازم حرفی مثقل کی قرآن پاک میں یہی چار مثالیں ہیں۔

مدلازم حرفی مخفف:۔ وہ مد ہے کہ حروفِ مقطعات[2] میں حرفِ مد کے بعد سکون اصلی ہو جیسے نٓ، صٓ[3]، قٓ

مدلین

مدلین اسکو کہتے ہیں کہ حرف لین کے بعد سکون ہو

---

[1] یا، مدہ کے بعد تشدید اور سکون اصلی کی مثال قرآن پاک میں نہیں ہے ۱۲ منہ [2] حروفِ مقطعات وہ حروف ہیں جو بعض سورتوں کے شروع میں الگ الگ پڑھے جاتے ہیں جیسے الٓمّٓ، نٓ، صٓ، قٓ وغیرہ حروف مقطعات چودہ[۱۴] ہیں جن کا مجموعہ صِلْهُ سُحَيْرًا مَّنْ قَطَعَكَ ہے حروف مقطعات کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) تین حرفی جن کا درمیانی حرف مد ہو۔ ایسے حروف سات ہیں جن کا مجموعہ نَقَصَ عَسَلُكُمْ ہے، ان میں لام اور سین میں مدلازم حرفی مثقل اور حرفی مخفف دونوں اور باقی پانچ حرفوں میں مدلازم حرفی مخفف ہے (۲) تین حرفی: جن کا درمیانی حرف لین ہو ایسا حرف ایک ہے عَیْن جو قرآن میں دو[۲] جگہ آیا ہے یعنی عین مریم، عین شوریٰ اس میں مدلین لازم ہے (۳) تین حرفی جن کا درمیانی حرف نہ مدہ ہو نہ حرف لین ایسا حرف ایک ہے الف اسمیں مد نہیں ہے (۴) دو حرفی۔ ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ طَهُرَ حَيٌّ ہے ان میں مد اصلی ہے [3] ن، ص، ق کو جب اس طرح لکھا جائے نون، صاد، قاف تو نون میں واؤ اور صاد اور قاف میں الف حرف مدہ ہیں۔ اور ان کے بعد نؔ اور دالؔ اور فؔ پر سکون اصلی ہے ۱۲۔

حرفِ لین دو ۲ ہیں (۱) واوٗ ساکن جب کہ اس سے پہلے زبر ہو، جیسے خَوفٍ کا واوٗ (۲) یار ساکن جب کہ اس سے پہلے زبر ہو جیسے صَیفٍ کی یار.

مدلین کی دو ۲ قسمیں ہیں. (۱) مدلین لازم (۲) مدلین عارض وقفی

مدلین لازم، وہ مد ہے جسمیں حرف لین کے بعد سکون اصلی ہو جیسے عینِ مریم (کٓہٰیٰعٓصٓ میں عین) اور عینِ شوریٰ (حٰمٓ عٓسٓقٓ میں عین)

مدلین عارض وقفی، وہ مد ہے جسمیں حرفِ لین کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو جیسے خَوفْ، صَیفْ.

مقدار مد

مدلازم کی تمام قسموں میں تمام قرار کے نزدیک صرف طول ہے اور طول کی مقدار تین الف، یا پانچ الف ہے.

مدعارض وقفی میں تمام قرار کے نزدیک طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں. طول اولیٰ ہے پھر توسط، پھر قصر. طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف، توسط کی مقدار دو ۲ الف تین الف، قصر کی مقدار ایک الف ہے. جو حضرات طول کرتے ہیں تین الف کا ان کے نزدیک توسط کی مقدار دو الف ہے اور جو پانچ الف طول کرتے ہیں ان کے نزدیک توسط کی مقدار تین الف ہے.

مدمتصل:- میں حفصؒ کی روایت میں صرف توسط ہے اور توسط کی مقدار دو الف، ڈھائی الف اور چار الف ہے.

مدمنفصل:- میں حفصؒ کی روایت میں بطریقِ شاطبیہ صرف توسط ہے اور توسط کی مقدار وہی دو الف ۲½ الف اور چار الف ہے اور بطریق جزری قصر اور توسط دونوں جائز ہیں. قصر کی مقدار ایک الف ہے. لیکن اکثر دنیا میں شاطبیہ کا طریقہ رائج ہے.

مدلین عَارض وقفی:- میں تمام قرار کے نزدیک طول، توسّط، قصر تینوں جائز ہیں لیکن اس میں قصر اولیٰ ہے پھر توسّط پھر طول.

مدلین لازم :- میں بھی تمام قراء کے نزدیک طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں۔ لیکن اسمیں طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر، اس میں قصر نہایت ضعیف ہے۔ دونوں میں مقدار وہی ہے جو مدعارض وقفی میں[۱] ہے

مداصلی، کی مقدار تمام قراء کے نزدیک صرف ایک الف ہے اور ایک الف کی مقدار دو[۲] زبر کی آواز کا مجموعہ[۳] ہے

وقف کا بیان

وقف کے معنیٰ ٹھہرنا، رکنا۔

اصطلاحی معنیٰ کسی پورے کلمہ پر جو اپنے بعد والے کلمہ سے جدا ہو سانس توڑ کر اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں عادۃً ایک سانس لیتے ہیں۔ وقف کی تقسیم تین طرح پر ہے اوّل باعتبار کیفیت[۳] کے، دوم باعتبار محل[۴] کے، سوم باعتبار احوال قاری[۵] کے

وقف کی باعتبار کیفیت کے آٹھ قسمیں ہیں

وقف بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم، وقف بالابدال
وقف بالسکون، وقف بالتشدید وقف بالاظہار، وقف بالاثبات

وقف بالاسکان، کلمہ کے آخری حرف کو اس طرح ساکن کیا جائے کہ نہ تو اسکی حرکت کا کوئی حصہ ادا کیا جائے اور نہ اسکی حرکت کی طرف ہونٹوں سے اشارہ کیا جائے

---

[۱] حضرت مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحبؒ مدلین عارض وقفی اور مدلین لازم کی مقدار یہ بیان فرمایا کرتے تھے، قصر کی مقدار ایک حرکت، توسط کی مقدار ایک الف، ڈیڑھ الف اور طول کی مقدار۔ ڈیڑھ الف، ڈھائی الف،

[۲] سب سے قوی مد۔ مدلازم ہے پھر مدمتصل پھر مدلین لازم، پھر مدعارض وقفی، پھر مدمنفصل، پھر مدلین عارض وقفی قوی مد کو کم اور کمزور کو زیادہ کھینچنا، یا ایک ہی مد کو کہیں کم اور کہیں زیادہ کھینچنا مناسب نہیں ہے

[۳] باعتبار کیفیت کا مطلب یہ ہے کہ کس طرح وقف کیا جائے اسکان کے ساتھ یا اشمام اور روم کیساتھ

[۴] باعتبار محل یعنی کس جگہ وقف کیا جائے۔ [۵] باعتبار احوال قاری یعنی قاری کے حالات کے اعتبار سے مجبوراً وقف کرتا ہے۔ یا اختیار سے آزمائشی وقف کرتا ہے یا انتظاری۔ ***

یہ زبر۔ زیر۔ پیش تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔

وقف بالاشمام، کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کیا جائے۔ اور اسکی حرکت کی طرف ہونٹوں سے اشارہ کیا جائے۔ یہ صرف پیش میں ہوتا ہے۔

وقف بالرّوم، کلمہ کے آخری حرف کو ساکن نہ کیا جائے بلکہ اس کی حرکت کا تہائی[1] حصہ ادا کیا جائے۔ یہ صرف پیش اور زیر میں ہوتا ہے۔

وقف بالابدال:۔ حرفِ موقوف کے دوزبر[2] کو الف سے اور گول ۃ کو ہائے ساکنہ سے بدل کر پڑھنا یہ دوزبر اور گول ۃ میں ہوتا ہے

تنبیہ:۔ دوپیش[2] اور دوزیر میں بھی روم جائز ہے۔ مگر روم کی حالت میں صرف ایک پیش اور ایک زبر کا تہائی حصّہ ادا کیا جائے گا۔ اسی طرح الٹے پیش اور کھڑے زیر میں بھی روم جائز ہے۔ مگر اس صورت میں صلہ ختم ہوجائے گا۔ البتہ حرکت[3] عارضی اور گول تا[4]، اور ہائے سکتہ[5] پر روم اور اشمام جائز نہیں۔

وقف بالسکون:۔ جس حرف پر وقف کیا گیا ہے وہ پہلے سے ساکن ہو جیسے وَانْحَرْ یہ حرفِ ساکن پر ہوتا ہے۔ اس کو وقف بالاسکان کہنا جائز نہیں۔

وقف بالتشدید، جس حرف پر وقف کیا گیا ہے وہ مشدد ہو جیسے مُسْتَقَرٌّ یہ حرف مشدّد پر ہوتا ہے۔

وقف بالاظہار، جس حرف پر وقف کیا گیا ہے وہ مُدْغَمْ یا مُخْفٰی ہو جیسے یَلْهَثْ ذٰلِكَ میں یَلْهَثْ پر اور مِنْۢ بَعْدُ اور مِنْ قَبْلُ میں مِنْ پر۔ یہ حرفِ مُدغم اور حرفِ مُخفٰی پر ہوتا ہے۔ اس میں وقف کی صورت میں اخفاء یا ادغام نہ ہوگا۔

وقف بالاثبات:۔ جس حرف پر وقف کیا گیا ہے وہ حرفِ مد ہو جیسے قَالُوْا اَلْئٰنَ

---

[1] ایک تہائی حِصّہ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حرکت کو اتنی آہستہ میں ادا کیا جائے کہ صرف قریب کا آدمی سن سکے۔ [2] مثلاً اَنْذِرِ النَّاسَ میں اَنْذِرْ پر اور عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ میں عَلَیْکُمْ پر [3] جیسے نِعْمَۃَ [4] جیسے کِتَابِیَہْ۔

میں قَالُوْا پر۔ یہ صرف حرفِ مد میں ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ حرفِ مد جو وصل کی صورت میں نہیں پڑھا جاتا۔ وقف کی صورت میں پڑھا جائے گا۔

وقف کی باعتبار محل کے چار قسمیں ہیں۔

وقف تام۔ وقف کافی، وقف حسن، وقف قبیح۔

وقف تام:۔ وہ وقف ہے کہ قاری ایسی جگہ رکے جہاں جملہ پورا ہو گیا ہو۔ اور موقوف کے بعد والے کلمہ کو موقوف یا موقوف کے پہلے والے کلمہ سے لفظی اور معنوی کوئی تعلق نہ ہو۔

وقف کافی:۔ وہ وقف ہے کہ قاری ایسی جگہ رکے جہاں جملہ پورا ہو گیا ہو۔ اور موقوف کے بعد والے کلمہ کو موقوف یا موقوف کے پہلے والے کلمہ سے صرف معنوی تعلق ہو۔ لفظی تعلق نہ ہو۔

دونوں کا حکم یہ ہے کہ ان میں پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے

وقف حسن، وہ وقف ہے کہ قاری ایسی جگہ رکے جہاں جملہ پورا ہو گیا ہو، اور موقوف کے بعد والے کلمہ کو موقوف یا موقوف کے پہلے والے کلمہ سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں —— اس کا حکم یہ ہے کہ یہ اگر آیت پر ہے تو پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر آیت کے درمیان ہے تو پھر پیچھے سے لوٹا کر پڑھیں گے۔

وقف قبیح، وہ وقف ہے کہ قاری ایسی جگہ رکے جہاں جملہ ہی پورا نہ ہوا ہو۔
اس کا حکم یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ پیچھے سے لوٹا کر پڑھیں گے۔ جان بوجھ کر وقف قبیح کرنا جائز نہیں، مجبوری میں جائز ہے۔

وقف کی باعتبار احوالِ قاری کے چار قسمیں ہیں۔

وقف اختیاری ◉ وقف اختباری ◉ وقف انتظاری ◉ وقف اضطراری

وقف اختیاری، وہ وقف ہے کہ قاری کسی جگہ اپنے اختیار سے بلا کسی عذر کے

وقف کرے۔

وقف اختباری، وہ وقف ہے کہ قاری کسی جگہ شاگرد کی آزمائش[1] کیلئے وقف کرے۔

وقف انتظاری، وہ وقف ہے کہ قاری سات یا دس قراتوں کو جمع کرنے کیلئے ایک ہی جگہ بار بار وقف کرے۔

وقف اضطراری، وہ وقف ہے کہ قاری کسی جگہ کسی عذر[2] سے مجبور ہو کر وقف کرے۔

ضروری ھدایات

ان تمام قواعد کے پختہ یاد ہو جانے کے بعد تجوید پڑھنے والے کیلئے مندرجہ ذیل باتوں کا یاد رکھنا بھی ضروری ہے۔

(۱) جو شخص معنیٰ نہ سمجھتا ہو اس کو چاہیئے کہ انھیں جگہوں پر وقف کرے جہاں قرآن پاک میں آیت ○ یا وقف کی علامت بنی ہوئی ہو، مثلاً م، ط، ج، ز وغیرہ[3] ان پر وقف کرنے کے بعد پیچھے سے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلا ضرورت بیچ میں نہ ٹھہرے البتہ اگر بیچ میں سانس ٹوٹ جائے تو مجبوری ہے۔ ایسی صورت میں پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا چاہیئے۔

(۲) اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کلمہ کے بیچ میں وقف نہ کرے بلکہ کلمہ کے ختم پر ٹھہرے اور دو باتوں کا خیال رکھے۔

(۱) کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کردے۔ (اگر وہ ساکن نہ ہو) حرکت پر وقف کرنا جائز نہیں (۲) سانس توڑ دے، کیونکہ بغیر سانس توڑے وقف نہیں ہوتا۔

---

[1] یعنی کبھی اسکان کے ساتھ کبھی اشمام اور روم کے ساتھ کہ دیکھیں شاگرد سمجھتا ہے یا نہیں۔ ۱۲ منہ

[2] مثلاً کھانسی اٹھنا، گلے میں بلغم آجانا وغیرہ۔ ۱۲ منہ

[3] صٓ، قٓ، قف، لا، وقفِ معانقہ، وقف النبیؐ، وقف منزل، وقف غفران، وقفہ قِلاَ وغیرہ

مثلاً مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ پر اگر وقف کرنا ہے تو يَوْمِ الدِّيْنِ کے نون کو ساکن کر کے سانس توڑ دو، اگر ساکن تو کر دیا مگر سانس نہیں توڑا یا سانس توڑ دیا مگر نون کو ساکن نہیں کیا تو یہ وقف صحیح نہ ہوگا۔

(۳) یہ بات بھی ذہن میں آجانی چاہیئے کہ قرآن پاک میں کوئی وقف ایسا لازم اور ضروری نہیں ہے کہ اس کے نہ کرنے سے گناہ لازم آئے اور نہ کسی جگہ وقف کرنا حرام ہے کہ اس جگہ ٹھہرنے سے گناہ ہوتا ہو۔ البتہ اگر قرآن پاک پڑھنے والا معنیٰ کو سمجھتا ہو۔ اور کوئی جگہ ایسی ہو کہ وہاں پر ملا کر پڑھنے سے معنیٰ کے خراب ہونے کا وہم ہوتا ہو تو ایسی جگہ جان بوجھ کر ملا کر پڑھنا حرام ہے، اسی طرح اگر کوئی جگہ ایسی ہو کہ وہاں وقف کرنے سے معنیٰ کے بگڑنے کا وہم ہوتا ہو تو ایسی جگہ جان بوجھ کر وقف کرنا حرام ہے

(۴) قاری کے پڑھنے میں کسی قسم کا تکلف اور بناوٹ نہ ہو۔ اور چہرہ پر تکلف کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ مثلاً پیشانی پر شکن پڑنا۔ جلدی جلدی پلکیں گرانا، زور سے آنکھیں بند کرنا، ناک کا پھولنا، منہ کا ٹیڑھا ہونا۔ جن حرفوں میں ہونٹوں کا تعلق نہیں، ان میں ان کو گول کرنا یا خواہ مخواہ حرکت دینا وغیرہ، قاری کیلئے یہ تمام باتیں معیوب ہیں۔

تمت بالخیر

جمشید علی قاسمی عفا اللہ عنہ
استاذ تجوید و قراءت دار العلوم دیوبند

۱۹ صفر ۱۴۰۲ھ

حضرات اساتذہ سے گذارش

جب اس رسالہ کے قواعد طلباء کو اچھی طرح یاد ہو جائیں تو اساتذہ کو چاہئے کہ طلباء کو ان قواعد کا اجراء کرائیں تاکہ وہ قرآن پاک کو ان قواعد کے مطابق صحیح پڑھ سکیں۔

اجراء کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اس میں ہر طالب علم پہلے تمام حروف کے مخارج بتائے اور پھر قواعد اس طرح بیان کرے کہ الحمد میں اظہار شفوی ہوگا۔ کیونکہ میم ساکن کے بعد اگر میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے گا تو اظہار شفوی ہوگا۔ للہ میں اللہ کا لام باریک ہوگا۔ اللہ کے لام کا قاعدہ یہ ہے کہ اس سے پہلے زبر، پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک، اللہ میں مد اصلی ہے۔ مد اصلی وہ مد ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہو اس کی مقدار ایک الف ہے۔ رب کی راء پُر ہوگی، راء متحرک کا قاعدہ یہ ہے کہ اس پر زبر پیش ہوگا تو پُر، زیر ہوگا تو باریک ہوگی۔ العٰلمین میں عین میں مد اصلی ہے، مد اصلی وہ مد ہے کہ حرف مد کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہو اس کی مقدار ایک الف ہے۔ عٰلمین میں مد عارض وقفی ہوگا، مد عارض وقفی وہ مد ہے کہ حرف مد کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو اس میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں۔ طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر، طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف توسط کی مقدار دو الف، تین الف، قصر کی مقدار ایک الف، ابتدائی طالب علم کو ہفتہ میں کم از کم ایک بار اس طریقہ پر قواعد کا اجراء ضرور کرانا چاہئے۔ اگر تعلیم و تعلم میں مذکورہ بالا طریقہ کو اپنایا گیا تو انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں طلباء قرآن پاک کو صحیح پڑھنے پر قادر ہو جائیں گے۔

ملنے کا پتہ:۔ مسعود پبلشنگ ہاؤس دیوبند (یو۔پی)